آزادترجمہ منظومہ

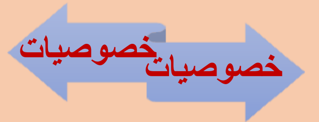
عقود رسم المفتی

آزاد ترجمہ : منظومہ عقود رسم المفتي

مصنف : محقق زماں فاضل دوراں امام

محمد امین بن عمر عابدین الشامی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم : احمد نواز القادری العطاری



- نظم کا ترجمہ نہایت سادہ اور سہل انداز میں گیا ہے۔
- مصنف کی مراد کو تبدیل نہیں کیا گیا۔
- نظم کے آخر میں اصول افتاء کو بصورت نثر اختصارا پیش کیا گیا ہے۔

آزادترجمہ منظومہ

عقود رسم المفتی

الا لا آلاء الا آلاء الالٰه والصلوٰة والسلام على نبيه وعلىٰ آله وصحبه فبعد اعلم يا اخى العزيز هذه ترجمة منظومة عقود رسم المفتى بشكل النظم و بعبارة واضحة و زدتُ في آخرها خلاصة النظم بطريق سهّل تناولها به لكل احد من الطلابين وايضا من له ادنىٰ ممارسة في هذا العلم الشريف. لله الحمد الكامل الذى اعاننى عليه بتوفيقه وفضله وكرمه و منّه ادعو اللهَ تعالىٰ ذكره ان يجعلها برحمته جزاءالآخرة لى ولوالدَى و للمؤمنين الىٰ يوم الحساب.

العبد الفقير احمد نواز القادري

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آزاد ترجمہ : منظومہ عقود رسم المفتی

نامِ خدا اسے دیئے جس نے احکام

حمد سے شروع کرتا ہوں اپنا کام

پھر ہمیشہ کے لیے صلاۃ وسلام

اس نبی پر جو لائے ہِدایت دوام

اور ہو آل پر پھر اصحاب کرام

پہنچایا جنہوں نے ہمیں سچا پیغام

بعد اس کے یہ عبد فقیر مذنب

یعنی محمد بن عابدین ہے طالب

اپنے یکتا کریم رب کی توفیق کا

اور مقاصد میں قبولیت انیق کا

آزاد ترجمہ منظومہ

عقود رسم المفتی

اپنے مرتب منظم موتی سجانے میں

اور منفرد واضح ہار بنانے میں

نام رکھا اس کا عقود رسم المفتی

محتاج اس کا ہر عامل اور مُفتی

غور کر شروع کرتا ہوں اب مقصود

فیض طلب کرتے ہوئے بحر جود

جان لے ہے اس کی اتباع ضرور

جس کی ترجیح اہل سے مسطور

یا پھر ہو گا وہ ظاہر الروایت

اور نہیں خلاف کی ترجیح پر درایت

تو جان ظاہر الروایت کا مسطور

اصول سے بھی ہیں یہ مشہور

لکھا ان میں ابن حسن واضح بیان

تحریر کیا ان میں مذہب نعمان

یعنی جامع صغیر اور جامع کبیر

سیر کبیر اور ہے سیر صغیر

پھر زیادات ساتھ اس کے مبسوط

آئیں یہ چھے ساتھ سند مضبوط

ایسے ہی آپ سے مسائل النوادر

اسناد نہیں جن کی کتب میں ظاہر

بعد اس کے ہیں مسائل النوازل

تخریج کیا انہیں اشیاخ بالدلائل

اصل سے بھی مبسوط ہوئی مشہور

یہ اس لئے کہ اول ہوئی مسطور

بعد اس کے لکھی گئی جامع الصغیر

اصل پر مقدم ہے اس کی تحریر

آخر میں ہوئی سیر کبیر کی تصنیف

اسی لیے ہے معتمد اس کی تالیف

جامع ہے ان چھے کو کتابُ الکافی

امام حاکم شہید کی سو یہی وافی

اس کی شروح میں زیادہ مضبوط

ہے شمس الائمہ سرخسی کی مبسوط

ہمیشہ ہو گا معتمد النقل ہی معمول

کبھی نہیں ہو گا اس سے عدول

اور جان لے ہمارے امام ابو حنیفہ

آئی ہیں ان سے روایات منیفہ

بعض کو کیا ہے آپ نے اختیار

باقی ہیں سارے رفاق کی مختار

پس حقیقت میں نہیں غیر کا جواب

یہی قسم اٹھاتے ہیں آپ کے اصحاب

جہاں نہیں امام اعظم سے اختیار

وہاں قول ابویوسف ہی مختار

بعد اس کے امام محمد کا قول حسن

پھر رتبہ میں زفر اور ابن زیاد حسن

کہا گیا فتوی میں تخییر کا کلام

اگر صاحبین ہوں مخالف امام

بعض نے کہا ہو گا دلیل قوی پر اعتماد

اور یہ روا مفتی کو جو صاحب اجتہاد

اب نہیں ہے ترجیح کسی دلیل سے

اور نہیں قول مگر سابق تفصیل سے

جب تک نہ ہو خلاف کی تصحیح

وگرنہ ہم لیں گے جس کی تصریح

کبھی کر دیتے ہیں وہ قول راجح

اپنے اصحاب میں کسی کا جو ناجح

اسی سے ہیں امام زفر کے مسئلے

سترہ ہیں وہ کتب فقہ میں لکھے

پھر جب نہ پائے تو کوئی روایت

ہمارے علماء سے جو صاحب درایت

اور مختلف ہوں اس میں متاخر

تو ہو گی ترجیح جس میں اکثر

جیسا کہ طحاوی اور ابو حفص کبیر

ابو جعفر اور فقیہ ابو لیث شہیر

جہاں نہیں ان کی کوئی روایت

پڑ جائے افتاء کے لیے بھی ضرورت

وہاں کرے مفتی اپنی جد و اجتہاد

ڈرے رب سے یاد رکھے یاد یوم معاد

پس نہیں کرے گا جسارت احکام

سوائے بدبخت کے بھولا جسے انجام

اب جان لے کچھ ضوابط مسطور

جو ہیں اہل فقہ میں بہت مشہور

عبادات کے ہر باب میں اے عزیز

قول امام ہی ہو گا راجح و مجیز

مگر صحیح ہو آپ سے روایت تلمیذ

جیسے تییمم جو کہ بنائے تمر کی نبیذ

ہر مسئلہ قضا پر جس کا انحصار

قول ابو یوسف ہی اس میں مختار

اور سن جو ہیں مسائل ذوی الارحام

راجح ان میں امام محمد کا کلام

غالب ہے استحسان، جلی قیاس پر

مگر چند مسائل، نہیں جو التباس پر

ظاہر الروایہ سے نہیں ہو گا عدول

اس کے خلاف پر جب وہ منقول

ایسے ہی ضروری ہے عمل درایت

جب موافق ہو اس کے کوئی روایت

عقود رسم المفتی

آزاد ترجمہ منظومہ

جو قول نافی کفر کا مسلمان سے
لینے کے وہی لائق مگر دھیان سے

رجوع کر لیا جس سے صاحب اجتہاد
ہے مثل منسوخ، نہیں اس پہ اعتماد

ہر قول جو متون میں ہے ثابت
یہی اس کی ضمنی ترجیح حاسب

یاد رکھ شروح پر مقدم ہیں متون
اور شروح فتاوی پر جو مامون

جب تک نہ ہو خلاف کی تصحیح
وگرنہ راجح وہی جس کی تصریح

اب بتاتا ہوں جسے عقل پہ تول
مقدم ہے خانیہ وملتقی کا اول قول

آزاد ترجمہ منظومہ

عقود رسم المفتی

غیر میں ہو گی معتمد وہی تفصیل

کی مصنف نے مؤخر جس کی دلیل

دیکھے گا ہدایہ میں یہی عادت

گر کبھی ہو تجھے پڑھنے کی ضرورت

ایسے ہی بیان کریں جس کی تعلیل

اور چھوڑ دیں وہ غیر کی تفصیل

جہاں پائے دو میں ایک کی تصحیح

ہو گا وہی راجح یاد رکھ یہ تصریح

جیسے (الفتوی علیہ) یا (ھو الاشبہ)

یا الاظہر، المختار یا (ھو الاوجہ)

صحیح سے زیادہ اصح پر اعتماد

بعض نے کیا ہے اس سے انفراد

ایسے ہی (بہ یفتی) (علیہ الفتویٰ)

یہی دونوں ہیں سب میں اقویٰ

جہاں پائے تو دونوں کی تصحیح

جسے چاہے کر اس کی تصریح

مگر جب ایک صحیح دوسرا اصح

یا ساتھ (یفتی بہ) اب یہی رجح

یا ایک متون میں یا ہو قول امام

یا ظاہر الروایہ یا قول فقہاء عظام

یا پھر ہو وہ (قول استحسان)

یا ہو گا وہ اوقاف میں زیادہ امعان

یا ہو گا کوئی ان میں موافق زمان

یا پھر ہو گا کوئی واضح البرہان

آزاد ترجمہ منظومہ

عقود رسم المفتی

یہ ہے، جب نہیں کسی کی تصحیح

یا اصلا نہیں ہے کس کی تصریح

وگرنہ لے گا وہی جو ہو ارا جح

ہو گا وہی تیرے میرے لئے ناجح

روایات کے مفہوم پر ہو گا عمل

جب نہ ہو مخالف اس کو کوئی نقل

عرف کا ہے شرع میں بہت اعتبار

اسی لیے کبھی اس پہ حکم کا مدار

جائز نہیں ضعیف پر عمل و جواب

گرچہ کرے کوئی اس پہ تجھے عتاب

مگر جس کی ہو ضرورت مسطور

یا ثابت اس کے لئے معرفت مشہور

آزاد ترجمہ منظومہ

عقود رسم المفتی

لیکن قاضی نہیں کرے ایسا فیصلہ
وگرنہ جاری نہ ہوگا اس کا مسئلہ
کہ جب مقلد راجح کے ہمارے قاضی
اس پر عمل سے ہی ہوں گے ناجی
تام ہوئی محقق شامی کی منظوم
حمد خدا ہر جاہ اول و آخر مرقوم

بحمد اللہ قد تم النظم فی ھذا المقام ولہ الحمد فی کل آن ومکان فحسبہ

نظمہ و شرحہ : فقیر احمد نواز قادری ، تخصص فی الفقہ سال اول

جوہر ٹاؤن لاہور

پڑھی استاذ کل مفتی ہاشم سے نواز یہ تقریر
دیگر اساتذہ و احباب کی بھی رہی توقیر
غور سے دیکھ نظر آئے گی تجھے بہت تاثیر
20 ذیقعدہ- 1445 کو مکمل ہوئی یہ تحریر

خلاصہ نظم

ظاہر الروایۃ کی تعریف: یہ فقہ حنفی کی وہ چھے (مبسوط، جامع صغیر، جامع کبیر، سیر صغیر، سیر کبیر، زیادات) صحیح ترین کتابیں ہیں جنہیں امام اعظم کے شاگرد خاص امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے تالیف کیا اور یہ امام محمد سے بطریق تواتر، صحیح اسناد اور ثقہ راویوں کے زریعے مروی ہیں۔

اصول: ان چھے کتابوں میں مروی اقوال کو مسائل النوازل اور النوادر پر ترجیح ہو گی جب تک اس کے خلاف کی مشائخ سے ترجیح منقول نہ ہو۔

فائدہ: ترجیح اسباب ستہ یا ضعف دلیل کے سبب ہو گی۔

اصول: متون شروحات پر مقدم ہوں گے اور شروحات فتاویٰ جات پر مقدم ہوں گی جب کہ خلاف کی ترجیح نہ ہو۔

اصول: استحسان کو قیاس پر ترجیح ہو گی سوائے چند مسائل کے۔

اصول: جو قول مسلمان سے کفر کو پھیر دے تو اسی کو لیا جائے گا۔

اصول: مجتہد نے جس مسئلہ سے رجوع کر لیا تو وہ منسوخ کی طرح ہے اس پر فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔

اصول: ضعیف قول پر فتوی دینا یا عمل کرنا جائز نہیں مگر یہ کہ جب اسباب ستہ میں کوئی سبب پایا جائے۔

آزاد ترجمہ منظومہ

عقود رسم المفتی

اصول: وہ مسائل جن کی بنیاد عرف پر ہے تو عرف بدلنے کی وجہ سے ان کا حکم بھی مختلف ہو جائے گا۔

ائمہ کے اقوال پر فتوے کی ترتیب

اصول: فتوی مطلقا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول پر ہو گا، اگر آپ سے کسی مسئلہ میں کوئی قول مروی نہ ہو تو پھر امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتوی ہو گا، ان سے بھی کوئی قول مروی نہ ہو تو پھر امام محمد کے قول پر فتوی ہو گا اگر امام محمد سے بھی اس مسئلہ میں کوئی قول مروی نہیں تو پھر امام زفر اور حسن بن زیاد کے قول پر فتوی ہو گا۔

اصول: ائمہ ثلاثہ یعنی امام اعظم، امام ابو یوسف اور امام محمد اگر آپس میں مختلف ہوں تو دیکھیں گے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان میں سے کوئی ایک ہے یا نہیں اگر ہے تو فتوی امام اعظم کے قول پر ہو گا اور اگر ساتھ ان میں سے کوئی نہیں پھر دیکھیں گے صاحبین آپس میں متفق ہیں یا مختلف اگر مختلف ہیں تو فتوی اس صورت میں بھی امام اعظم کے قول پر ہو گا اور اگر صاحبین آپس میں متفق ہیں تو پھر مفتی مجتہد کو اختیار ہے کہ جس کے قول پر چاہے فیصلہ کر دے۔

فائدہ: یہ تفصیل اس وقت ہے جب مشائخ سے کسی قول کی ترجیح منقول نہ ہو ورنہ قول راجح ہی لیا جائے گا۔

اصول: عبادات کے ہر باب میں فتوی امام اعظم کے قول پر ہو گا، قضاء کے ساتھ تعلق رکھنے والے مسائل میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتوی ہو گا (یعنی وہ مسائل جنہیں مصنفین کتاب القضاء اور کتاب الوقف میں بیان کرتے ہیں، فتاویٰ رضویہ / ج12)، مسائل ذوی الارحام میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتوی ہو گا۔

فائدہ: یہ تفصیل تب ہے جب تک خلاف کی ترجیح منقول نہ ہو ورنہ راجح کو لیا جائے گا۔

آزاد ترجمہ منظومہ

عقود رسم المفتی

اصول: جس مسئلہ میں امام اعظم اور آپ کے اصحاب سے کوئی قول مروی نہ ہو اور ہمارے متاخرین علماء (امام طحاوی، امام سرخسی، شمس الائمہ حلوانی، فقیہ ابولیث، امام خصاف وغیرہ) مختلف ہوں تو جس قول پر اکثر ہوئے اس کو لیا جائے گا۔

اصول: جس مسئلہ میں ہمارے اصحاب سے کوئی روایت نہ ہو تو اس میں مفتی اپنے اجتہاد سے فیصلہ کرے گا۔

کتب فقہ میں مفتی بہ قول کی ترتیب

اصول: خانیہ اور ملتقی الابحر میں بیان کردہ پہلا قول مفتی بہ ہو گا، ہدایہ اور دیگر میں وہ قول مفتی بہ ہو گا جس کی دلیل مؤخر ہو۔

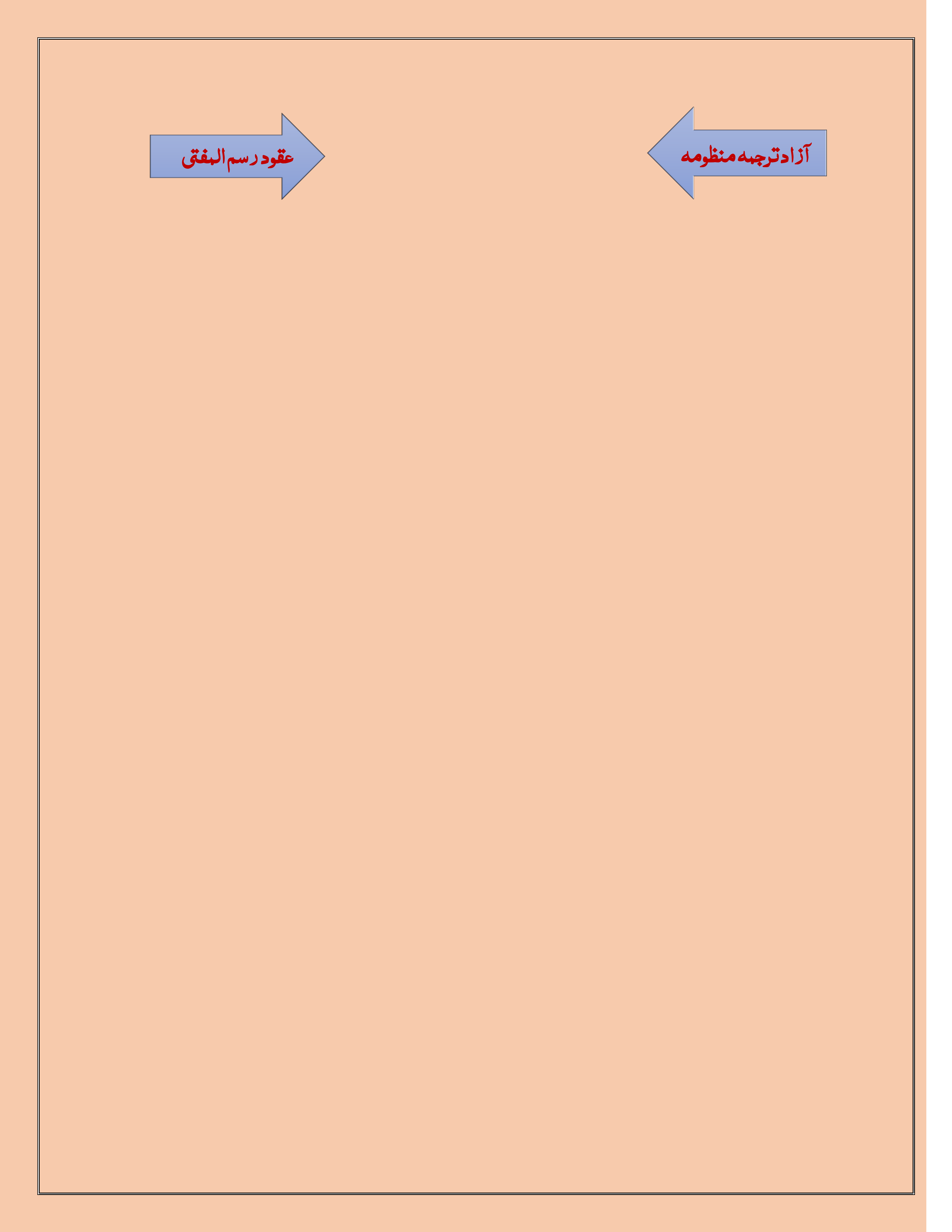
اصول: ایسے ہی جس قول کی دلیل ذکر کی گئی ہو اور اس کے مقابل کی نہیں تو وہ بھی مفتی بہ ہو گا۔

الفاظ ترجیح

اصول: کسی مسئلہ میں دو قول ہوں اور دونوں کی یکساں ترجیح کی گئی ہو تو مفتی کو اختیار ہے جس پر چاہے فیصلہ کرے اور اگر دونوں میں ترجیح برابر نہیں یا ترجیح ایک کی ہے تو ارجح وراجح کو لیا جائے گا۔

الفاظ ترجیح یہ ہیں: الفتوی علیہ، ھو الاشبہ، ھو الاظہر، ھو المختار، ھو الاوجہ، ھو الصحیح، ھو الاصح، بہ یفتی، علیہ الفتوی، ایسے ہی کسی قول کا استحسان، وقف، زمانہ کے زیادہ موافق ہونا بھی اس کی ایک وجہ ترجیح ہے۔

هذا اختصار نظم المحقق الشامي وان شئت تفصيلاً فليذهب الي كتابه مع شرحه=٠٣٠٢٤١٥٤٩٣٠


آزاد ترجمه منظومه
عقود رسم المفتی